حضرت معاویہؓ صحابہؓ کی نظر میں

ان احادیث سے سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاویہؓ سے تعلق اور اس سے آپ کی فضیلت صاف ظاہر ہے' اس کے علاوہ دوسرے جلیل القدر صحابہؓ سے بھی متعدد اقوال مروی ہیں جن سے ان کی نظر میں حضرت معاویہؓ کے مقام بلند کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ایک بار حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے حضرت معاویہؓ کی برائی کی گئی تو آپؓ نے فرمایا:

> دعونا من ذم فتی قریش من یضحک فی الغضب ولا ینال ماعندہ الا علی الرضا ولا یوخذ ما فوق راسہ الا من تحت قدمیہ [16]
>
> قریش کے اس جوان کی برائی مت کرو جو غصہ کے وقت ہنستا ہے (یعنی انتہائی بردبار ہے) اور جو کچھ اس کے پاس ہے بغیر اس کی رضامندی کے حاصل نہیں کیا جاسکتا اور اس کے سر پر کی چیز کو حاصل کرنا چاہو تو اس کے قدموں پر جھکنا پڑے گا (یعنی انتہائی غیور اور شجاع ہے۔)

اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم میرے بعد آپس میں فرقہ بندی سے بچو اور اگر تم نے ایسا کیا تو سمجھ رکھو کہ معاویہؓ شام میں موجود ہیں [17]

یہاں ایک واقعہ کا ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا جس سے حضرت معاویہؓ کی اپنے بڑوں کے مقابلے میں اطاعت شعاری اور حضرت عمرؓ کی اپنے گورنروں اور مخصوصین پر کڑی

---

[15] حافظ ابن کثیرؒ: البدایہ والنہایہ ص ۱۱۷ ج ۸ مطبوعہ مصر

[16] ابن عبدالبرؒ: الاستیعاب تحت الاصابہ ص ۳۷۷ ج ۳ مطبوعہ مصر

[17] ابن حجرؒ: الاصابہ ص ۴۱۳ ج ۳ مطبوعہ مصر

نگرانی ظاہر ہوتی ہے۔

علامہ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب الاصابہ میں نقل کیا کہ ایک بار حضرت معاویہؓ حضرت عمر فاروقؓ کے پاس آئے' حضرت معاویہؓ نے اس وقت ایک سبز رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا' صحابہ کرامؓ نے حضرت معاویہؓ کی طرف دیکھنا شروع کردیا' حضرت عمرؓ نے یہ دیکھا تو کھڑے ہوئے اور درہ لے کر حضرت معاویہؓ کی طرف بڑھے اور مارنے لگے۔ حضرت معاویہؓ پکارتے رہے: اللہ اللہ' اے امیرالمومنین! آپ کیوں مارتے ہیں؟ مگر حضرت عمرؓ نے کچھ جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ واپس اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گئے' صحابۂ کرام' حضرت عمرؓ سے کہنے لگے: آپ نے اس جوان (حضرت معاویہؓ) کو کیوں مارا؟ حالانکہ ان جیسا آپ کی قوم میں ایک نہیں!

حضرت عمرؓ نے جواب دیا: میں نے اس شخص میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہ پایا اور اس کے متعلق مجھے صرف بھلائی کی ہی خبر ملی ہے' لیکن میں نے چاہا کہ اس کو اتاروں اور یہ کہہ کر آپ نے حضرت معاویہؓ کے لباس کی جانب اشارہ کیا۔[۴۸]

نیز آپ کے متعلق حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے: تم قیصرو کسریٰ اور ان کی سیاست کی تعریف کرتے ہو حالانکہ خود تم میں معاویہؓ موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ کی نظر میں آپ کا مرتبہ اور مقام اس سے ظاہر ہے کہ انھوں نے آپ کے بھائی یزید بن ابی سفیانؓ کے انتقال کے بعد آپ کو شام کا گورنر مقرر کیا۔ دنیا جانتی ہے کہ حضرت عمرؓ اپنے گورنروں اور والیوں کے تقرر کے معاملہ میں انتہائی محتاط تھے اور جب تک کسی شخص پر مکمل اطمینان نہ ہوجاتا اسے کسی مقام اور علاقہ کا امیر مقرر نہ کرتے تھے' پھر جس شخص کو گورنر بناتے اس کی پوری نگرانی فرماتے' اور جب کبھی معیار مطلوب سے فروز محسوس ہوتا اسے معزول فرمادیتے تھے' ان کا آپ کو شام کا گورنر

[۴۸] ابن حجرؒ: الاصابہ ص ۴۱۴ ج ۳

مقرر کرنا اور آخر حیات تک انہیں اس عہدے پر باقی رکھنا ظاہر کرتا ہے
انہیں آپؓ پر مکمل اعتماد تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کا دور آیا' وہ بھی آپ پر مکمل اعتماد کرتے تھے اور تمام اہم معاملات میں آپ سے مشورہ لیتے اور اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بھی آپ کو شام کی گورنری کے عہدہ پر نہ صرف باقی رکھا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آس پاس کے دوسرے علاقے اردن' حمص' قنسرین اور فلسطین وغیرہ بھی آپ کی ماتحت گورنری میں دے دیئے۔

اس کے بعد حضرت عثمان غنیؓ شہید کر دیئے گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر مسلمانوں کی ایک جماعت نے بیعت کرلی اور آپ خلیفہ ہو گئے' اور آپ کے اور حضرت معاویہؓ کے درمیان قاتلین عثمان سے قصاص لینے کے بارے میں اختلاف پیش آیا جس نے بڑھ کر قتال کی صورت اختیار کرلی اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ کی بنیاد پڑ گئی' مگر جیسا کہ ہر ہوش مند جانتا ہے کہ اس میں دونوں جانب اختلاف کا منشاء دین ہی تھا' اس لئے فریقین ایک دوسرے کے دینی مقام اور ذاتی خصائل و اوصاف کے قائل تھے اور اس کا اظہار بھی فرماتے تھے۔

حافظ ابن کثیرؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ جب جنگ صفین سے واپس لوٹے تو فرمایا

ایھا الناس لا تکرھوا امارۃ معاویۃ فانکم لو فقدتموہ رایتم الرؤس تندرعن کواھلھا کانما الحنظل [19]

"اے لوگو! تم معاویہ کی گورنری اور امارت کو ناپسند مت کرو' کیونکہ اگر تم نے انہیں گم کردیا تو دیکھو گے کہ سر اپنے شانوں سے اس طرح کٹ کٹ کر گریں گے جس طرح حنظل کا پھل اپنے درخت سے ٹوٹ کر گرتا ہے۔"

خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر اجلہ صحابہ کرام کو دیکھئے کہ ان کی نگاہ میں حضرت معاویہؓ کی کیا قدرو منزلت تھی؟

---

[19] حافظ ابن کثیر : البدایہ والنہایہ ص ۱۳۱ ج ۸ مطبوعہ مصر

حضرت ابن عباسؓ سے ایک فقہی مسئلہ میں حضرت معاویہ کی شکایت کی گئی تو آپ نے فرمایا:

انہ فقیہ [۲۰]

یقیناً معاویہؓ فقیہ ہیں۔

(جو کچھ انہوں نے کیا اپنے علم وفقہ کی بنا پر کیا ہوگا) ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے جواب میں فرمایا:

انہ قد صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ معاویہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف اٹھایا ہے (اس لئے ان پر اعتراض بیجا ہے)۔[۲۱]

حضرت ابن عباسؓ کے یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف اٹھانا ہی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ کوئی فضیلت اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح ایک بار حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب نے آکر آپ سے شکایت کے لہجے میں بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ نے وتر کی تین رکعتوں کے بجائے ایک رکعت پڑھی ہے تو حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا:

اصاب ای بنی لیس احد منا اعلم من معاویۃ [۲۲]

"اے بیٹے! جو کچھ معاویہؓ نے کیا، صحیح کیا، کیوں کہ ہم میں معاویہؓ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت ابن عباسؓ آپ کے علم وتفقہ اور تقویٰ سے کس درجہ متاثر تھے، یہ حال تو دینی امور میں تھا، دنیاوی امور میں حضرت ابن عباسؓ کا قول مشہور ہے:

ما رایت اخلق للملک من معاویۃ [۲۳]

---

[۲۰] ابن کثیر: البدایہ والنہایہ ص ۱۲۳ ج ۸ مطبوعہ مصر

[۲۱] ابن حجر: الاصابہ ص ۴۱۳ ج ۳ ایضاً: صحیح بخاری ص ۵۳۱ ج ۱ مطبوعہ نور محمد دہلی ۱۳۵۷ھ

[۲۲] بیہقی: سنن کبریٰ ص ۲۶ ج ۳ مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۵۶ھ [۲۳] ابن کثیر: البدایہ والنہایہ ص ۱۳۵ ج ۸ طبع مصر، ابن اثیر: تاریخ کامل ص ۵ ج ۴ ابن حجر: الاصابہ ص ۴۱۳ ج ۳ مطبوعہ مصر

کہ میں نے معاویہؓ سے بڑھ کر سلطنت اور بادشاہت کا لائق کسی کو نہ پایا۔

حضرت عمیر بن سعدؓ کا قول حدیث کی مشہور کتاب ترمذی میں نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے عمیر بن سعدؓ کو حمص کی گورنری سے معزول کردیا اور ان کی جگہ حضرت معاویہؓ کو مقرر کیا تو کچھ لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں، حضرت عمیرؓ نے انہیں سختی سے ڈانٹا اور فرمایا:

لاتذکروا معاویۃ الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم اھدبہ

معاویہؓ کا صرف بھلائی کے ساتھ ذکر کرو، کیونکہ میں نے نبی کریمؐ کو ان کے متعلق یہ دعا دیتے سنا ہے: اے اللہ اس کے ذریعہ سے ہدایت عطا فرما۔[۲۴]

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: کہ میں نے معاویہؓ سے بڑھ کر سرداری کے لائق کوئی آدمی نہیں پایا۔[۲۵]

سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ جو عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں اور حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی آپس کی جنگوں میں غیر جانب دار رہے، فرمایا کرتے تھے:

مارایت احداً بعد عثمان أقضی بحق من صاحب ھذا الباب یعنی معاویۃؓ

کہ میں نے حضرت عثمانؓ کے بعد کسی کو معاویہؓ سے بڑھ کر حق کا فیصلہ کرنے والا نہیں پایا۔[۲۶]

حضرت قبیصہ بن جابر کا قول ہے:

مارایت احداً اعظم حلما ولا اکثر سوددًا ولا ابعدانا ۃ ولا الین مخرجا ولا ارحب باعا بالمعروف من معاویۃ[۲۷]

---

[۲۴] جامع الترمذی ص ۲۴۷ ج ۲ مطبوعہ سعید کراچی

[۲۵] ابن کثیر: البدایہ والنہایہ ص ۱۳۵ ج ۸ مطبوعہ مصر [۲۶] ابن کثیر: البدایہ والنہایہ ص ۱۳۳ ج ۸

[۲۷] حافظ ابن کثیر: البدایہ والنہایہ ص ۱۳۵ ج ۸ جلال الدین سیوطی: تاریخ الخلفاء ص ۱۵۶ مطبع نور محمد کراچی

"میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو (حضرت) معاویہؓ سے بڑھ کر بردبار'
ان سے بڑھ کر سیادت کا لائق' ان سے زیادہ باوقار' ان سے زیادہ نرم
دل' اور نیکی کے معاملہ میں ان سے زیادہ کشادہ دست ہو۔"

ان چند روایات سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ صحابہ کرامؓ آپ کے متعلق کیا رائے رکھتے تھے؟ اور ان کی نگاہ میں آپؓ کا مرتبہ کیا تھا؟